بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۴ | ۱۴ ماہ تبوک ۱۳۲۵ ھش | ۱۷ شوال ۱۳۶۵ھ | ۱۴ ستمبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۱۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ آج خطبہ جمعہ حضور نے پڑھایا۔ اور بعد نماز مغرب تا عشاء مجلس میں رونق افروز ہوکر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تکان اور جسم میں درد کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب روبصحت ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

تعلیم الاسلام کالج اور احباب جماعت کا فرض

احباب یہ مژدہ جانفزا سن چکے ہیں کہ تعلیم الاسلام کالج جس کی بنیاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۴۴ء میں رکھی تھی۔ اب ڈگری کالج بن چکا ہے۔ اور اس طرح سلسلہ کی ترقی کے لئے ایک اور اہم قدم اٹھایا گیا ہے۔ یوں تو دنیا میں بے شمار کالج اور درسگاہیں موجود ہیں۔ اور تعلیم کے حصول کے لئے اعلےٰ سے اعلےٰ انتظامات موجود ہیں۔ مگر جو خصوصیات اس کالج کو حاصل ہیں۔ وہ دنیا کی کسی اور درسگاہ میں نظر نہ آئیں گی۔ اور ایک احمدی یہ ماننے پر مجبور ہے۔ کہ یہ کالج خدا تعالےٰ کے فضل سے خاص برکت و سعادت کا پیغام ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اپنے تصرف خاص کے ماتحت اس کے اجراء کو تاریخ احمدیت کے اس زمانہ کے ساتھ پیوند کر دیا ہے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے دعوےٰ مصلح موعود کے ماتحت جماعت احمدیہ کے لئے ایک نئے دور کا حکم رکھتا ہے۔ گویا منجملہ دوسری مبارک تحریکات کے جو اس وقت جماعت کے سامنے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اس کالج کو بھی نئے دور کی نشانیوں میں سے ایک نشانی بنا دیا ہے۔

مرکز احمدیت میں کسی کالج کا نہ ہونا ایک ایسی کمی تھی۔ جس کا نوجوانوں کی تربیت پر اثر انداز ہونا ناگزیر تھا۔ اس زمانہ میں کالجوں کی فضا بالعموم نوجوانوں کو ہر لحاظ سے جو خطرناک نقصان پہنچا رہی ہے۔ وہ اتنا نمایاں ہے۔ کہ اس کی تفاصیل میں جانا بے سود ہے۔ اکبر الہ آبادی نے اس نقصان کی شدت کو نہایت ہی عمدہ پیرایہ میں یوں بیان کیا ہے کہ ؎

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

پس یہ ناممکن تھا کہ جماعت کی اصلاح اور تربیت کا یہ پہلو زیادہ دیر تک تشنۂ تکمیل رہتا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے جماعت احمدیہ پر عظیم الشان احسانات میں سے یہ ایک بہت بڑا احسان ہے۔ کہ حضور نے جماعت کے نوجوانوں کی صحیح تربیت کی راہ میں سے اس زبردست روک کو دور فرمایا۔ اور ایسے وقت میں کالج کے قیام کا فیصلہ فرمایا کہ جب جنگ سے پیدا شدہ حالات کی وجہ سے اتنی بڑی ذمہ واری کا اٹھانا ایک زبردست حوصلہ کے مالک اور اولوالعزم انسان کا کام ہی ہوسکتا ہے۔ اور حضور نے جن لوگوں کے لئے یہ قدم اٹھایا وہ اگر اس سے فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ تو سوائے اس کے اور کیا کہا جاسکتا ہے۔ کہ ان کی بدقسمتی ہے۔

جیسا کہ پرنسپل صاحب کالج ہذا کی طرف سے اعلان کیا جاچکا ہے۔ اس سال بی۔ اے اور بی۔ ایس سی کلاسز میں داخلہ ۲۰ ستمبر ۱۹۴۶ء سے شروع ہوکر دس روز تک جاری رہے گا۔ اور ۲۱ ستمبر سے فرسٹ ایئر میں طلبا داخل ہوسکتے ہیں بشرطیکہ وہ یونیورسٹی کے قواعد کے مطابق لیٹ فیس ادا کریں۔ جن احباب کے بچے اس قابل ہوں۔ کہ وہ انہیں اس کالج میں داخل کراسکیں۔ انہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا حسب ذیل ارشاد پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ کہ

"ہر وہ احمدی جس کے شہر میں کالج نہیں۔ وہ اگر اپنے لڑکے کو کسی اور شہر میں تعلیم کے لئے بھیجتا ہے۔ تو کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔ بلکہ میں کہونگا کہ وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے کہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان بھیج سکے۔ خواہ اسکے گھر میں ہی کالج ہو۔ اگر وہ نہیں بھیجتا۔ اور اپنے شہر ہی میں تعلیم دلواتا ہے تو وہ بھی کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے"

پس احمدی احباب کو اپنے بچوں کو بغرض تعلیم یہاں بھیجنے کی طرف متوجہ کرنے کے لئے اس سے موثر ذریعہ اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ کہ حضور ایدہ اللہ کے یہ الفاظ انہیں بتا دیئے جائیں۔ وہ کون احمدی ہوگا۔ جو اس بات کو پسند نہ کرے کہ اسکے نوجوان بچے اعلےٰ درجہ کی دنیوی تعلیم بھی حاصل کرلیں۔ اور ایسا کرتے ہوئے نہ صرف یہ کہ باہر کے کالجوں کی مسموم اخلاق سوز اور بے دینی و الحاد سے پُر فضا سے محفوظ رہیں۔ اور پھر ایسے ماحول میں ان کی تربیت ہو۔ جہاں ان کے اندر تقوےٰ، خشیت اللہ، بلند اخلاق، وسعت خیال، عالی حوصلگی، خود اعتمادی، سچی مردانگی، شفقت، ہمدردی اور محنت کی عادت پیدا ہو۔ اور انہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ایمان افزا خطبات روح پرور تقریریں اور حضور کی حیات بخش مجالس میں بیٹھنے کے مواقع بھی میسر آسکیں۔ جن لوگوں کو اللہ تعالےٰ نے حقیقی بصیرت عطا فرمائی ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ وہ نعمتیں ہیں۔ کہ جو کسی زمانہ میں کروڑوں روپیہ خرچ کرکے بھی حاصل نہ ہوسکیں گی اور وہ لوگ کتنے خوش قسمت ہیں جو چند روپے ماہوار صرف کرکے اپنی اولادوں کو ان [illegible] مالا مال کرسکتے ہیں۔ اور ان کی محرومی میں کسے شبہ ہوسکتا ہے۔ جو ایسا زریں موقعہ میسر آنے پر بھی محض خیالی روکاوٹوں یا اولاد کی بیجا محبت کے جذبات کے زیر اثر ان سے محروم رہ جائیں۔

ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور قادیان سے شائع کیا

ہر احمدی اپنی زندگی اسلام کے لئے وقف کرے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۲ر ستمبر سنہ۴۶ء کے جمعہ میں ہر احمدی سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ بیعت کے عہد کو یاد کرے۔ اور اسے پورا کرنے کے لئے اپنی زندگی دین کی خاطر وقف کرے۔ جب ایک احمدی بیعت کرتے ہوئے امام وقت کے ہاتھ پر یہ عہد کرتا ہے۔ کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔" اور جب اس نازک زمانہ میں اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کے راستے بند ہو رہے ہیں۔ اور اس کے لئے ضرورت ہے۔ کہ کفن بردوش نوجوانوں کی جماعت اپنے خون سے اسلام کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچائے تو ہر احمدی پر فرض ہے۔ کہ وہ اپنے وعدہ کو ایفا کرے۔ اور اپنی زندگی دین کی خاطر امام وقت کے سامنے پیش کر دے۔ ہر احمدی اپنی مشکلات اور اسلام کی مشکلات کا اندازہ کرے۔ اور پھر سوچے کہ وہ بغیر زندگی وقف کرنے کے کیونکر احمدیت کا سپاہی بن سکتا ہے۔ (منتظم صیغہ وقف زندگی)

زود نویسوں کی ضرورت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات ملفوظات اور ڈائری مجلس عرفان قلمبند کرنے کے لئے چند زود نویسوں کی ضرورت ہے۔ معیار قابلیت کم از کم میٹرک یا مولوی فاضل ہو۔ اس کے برابر تعلیم رکھنے والے بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ زود نویس خلیفہ وقت کے احکام و ارشادات جماعت تک بلفظہٖ پہنچا کر جو خدمت دین بجا لا سکتے ہیں۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ جو دوست زود نویسی میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ وہ جلد درخواستیں دیں۔ اپنے طور پر سیکھ کر کام شروع کرنے والے کے لئے گریڈ ۵۵-۳-۸۵ ہوگا۔ دفتر کے خرچ پر کام سیکھیں گے۔ ان کو دوران ٹریننگ میں -/۳۰ روپے وظیفہ ملے گا۔ بعد میں ۵۵-۳-۸۵ کے گریڈ میں مستقل کر دیئے جائیں گے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

مسجد فضل لنڈن کی نماز تراویح میں پہلی دفعہ ختم قرآن

حافظ قدرت اللہ صاحب لنڈن سے اپنے والد محترم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی کے نام ایک خط میں لکھتے ہیں۔ کہ:-

"آج مورخہ ۲۶ر اگست ۱۹۴۶ء بروز دوشنبہ مسجد فضل لنڈن میں خدا تعالیٰ نے مجھے قرآن کریم کے ختم کرنے کی توفیق دی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ مجھے خوشی ہے۔ کہ قرآن شریف کے حفظ کی وجہ سے مجھے بہت دفعہ متقیوں کا امام بننے کی نعمت حاصل ہوئی۔ میں جب اپنے گریبان میں منہ ڈالتا ہوں۔ تو خود مجھے شرم سی آتی ہے۔ کہ جن لوگوں کی امامت کی مجھے توفیق مل رہی ہے۔ ان کی خاکِ پا ہونا بھی میرے لئے سعادت کا موجب ہے۔ بہرحال یہ خدا کا احسان ہے۔ اسی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس سے نیکیوں کی توفیق چاہتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ اسے میرے لئے آپ کے لئے اور والدہ محترمہ کے لئے برکات اور نجات کا موجب بنائے۔ خدا تعالیٰ نے جہاں مجھے سمندر کے پانیوں پر اور مرکز تثلیث میں بآواز بلند اس کے پڑھنے کی توفیق دی ہے۔ وہ مجھے ان مقامات پر اسکی اشاعت کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ میں آپ کی دعاؤں کا محتاج ہوں۔ اور خود بھی آپ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ کہ رب ارحمھما کما ربیانی صغیراً۔ اللہ تعالیٰ مجھے آپ کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔"

تعلیم الاسلام کالج قادیان

داخلہ تھرڈ ایر بی۔اے۔ بی۔ایس سی

تھرڈ ایر کلاس بی۔اے۔ بی۔ایس سی میں داخلہ ۲۰ر ستمبر سے شروع ہوگا۔ اور دس دن تک جاری رہے گا انشاء اللہ۔ مندرجہ ذیل فیس داخلہ کے وقت ادا کرنا ہوگی۔

- فیس داخلہ یا دوبارہ داخلہ فیس ۳-۰-۰
- یونیورسٹی (سالانہ) ۳-۰-۰
- فیس امتحانات (سالانہ) ۲-۰-۰
- ہلال اصغر ۲-۰-۰
- ضمانت لائبریری (Refundable) ۵-۰-۰
- ماہانہ فیس بی۔اے آرٹس ۱۰-۰-۰
- " " انٹر آرٹس ۱۱-۰-۰
- " " بی۔ایس سی ۱۲-۰-۰

دیگر اخراجات:-

- یونین فنڈ (ماہانہ) ۱-۰-۰
- میڈیکل فیس (ماہانہ) ۰-۴-۰
- ہلال اصغر (ماہانہ) ۰-۲-۰

نوٹ:- ماہانہ فیس گذشتہ ماہ مئی سے داخلہ کے وقت اکٹھی وصول کی جائے گی۔

ہوسٹل اخراجات و فیس:-

- داخلہ یا دوبارہ داخلہ فیس ۱-۴-۰
- رہائش (ڈارمٹری) ماہانہ ۲-۰-۰
- رہائش (کیوبیکل) ماہانہ ۳-۰-۰
- روشنی ماہانہ ۱-۸-۰
- پنکھا (اگر استعمال ہو) ۰-۴-۰
- ضمانت (Refundable) ۵-۰-۰
- پیشگی خوراک (") ۱۰-۰-۰

داخلہ کے وقت مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ لانا ضروری ہوگا۔

ا۔ کالج میں داخل ہونے کے لئے والد کی تحریری اجازت۔

ب۔ Provisional Certificate

ج۔ کیریکٹر سرٹیفکیٹ:-

جن طلباء نے اسی کالج سے ایف اے ایف۔ایس سی کا امتحان پاس کیا ہے۔ ان کے لئے انٹرویو کے لئے خود حاضر ہونا ضروری نہیں۔ فارم داخلہ بمعہ فیس آنے پر داخل کر لیا جائے گا۔ کمپارٹمنٹ میں آنے والے طلباء بھی تھرڈ ایر کلاس میں داخل ہو سکتے ہیں۔

نوٹ:- فسٹ ایر میں داخل ہونے والے طلباء ۲۱ر ستمبر سے دس روز تک لیٹ فیس ادا کر کے داخل ہو سکتے ہیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان)

اعلان برائے توسیع کالج

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا "توسیع کالج" کے لئے دو لاکھ روپیہ کی رقم کے متعلق یہ ارشاد ہے۔ کہ ضروری طور پر اسی سال کے اندر پوری ہو جانی چاہیئے۔ جماعتوں کے بجٹ دیکھ کر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ تحریک صرف اسی صورت میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ کہ ہر چندہ دہندہ اپنی ماہوار آمدنی کا کم از کم ۲۸ فی صدی اس مد میں ادا کرے۔ اس لئے تمام وہ احباب جنہوں نے وعدے نہیں بھجوائے۔ اپنے وعدے مذکورہ بالا شرح سے بھجوائیں۔ اور جن کے وعدے متذکرہ شرح سے کم ہوں۔ ان کو بڑھا کر ۲۸٪ کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خوشنودی حاصل کریں۔ (ناظر بیت المال)

انجمنہائے احمدیہ ضلع گورداسپور کو ضروری اطلاع

قریشی محمد حنیف صاحب قمر کو مرکزیہ مجلس انصار اللہ کی طرف سے بطور دیہاتی مبلغ مقرر کیا گیا ہے سر دست قریشی صاحب موصوف کو بسلسلہ تبلیغ ضلع گورداسپور کی تحصیل بٹالہ اور تحصیل گورداسپور میں بھیجا جا رہا ہے۔ قریشی صاحب کو فریضہ تبلیغ کے علاوہ ایسی جماعتوں میں جہاں مجالس انصار اللہ قائم ہو چکی ہیں۔ مجالس انصار اللہ کے کاموں اور حساب کتاب کے معاینہ اور پڑتال کا بھی اختیار دیا گیا ہے۔ نیز جن جماعتوں میں ابھی تک مجالس انصار اللہ قائم نہیں ہوئیں۔ وہاں پر قریشی صاحب تحریک کر کے مجالس انصار اللہ قائم کریں گے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ قریشی صاحب موصوف کے فرائض منصبی کی سرانجام دہی میں تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ابو العطاء جالندھری نائب قائد تبلیغ مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان)

درخواست دعا

لکھنؤ ۱۲ر ستمبر بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مکرم ڈاکٹر وارث علی صاحب سخت بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

ذکر حبیب علیہ السلام

روایات شیخ نور احمد صاحب مرحوم

بوساطت صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

(۷)

میں نے ایک خواب دیکھا کہ امام الدین کاتب آئینہ کمالات اسلام کی کاپی لکھتا تھا کبھی کبھی کوئی لفظ مسودہ میں سے مجھ سے پوچھ لیا کرتا تھا۔ خواب میں ایک لفظ مجھ سے پوچھا۔ میں نے کہا یہ تو صاف لکھا ہے ”جیسا کہ مکان کے آگے چبوترہ بابرکت ہوتا ہے“ خواب ہی میں اس نے کہا کہ ”ٹھیک یہی ہے“ میں نے سمجھا کہ مثال کے طور سے حضرت نے لکھا ہے۔ میں حضرت سے کہونگا۔ کہ بابرکت کے ساتھ ”پُر رونق“ لفظ اور بڑھا دیا جاوے یا لکھ دیا جائے۔ تو بہت اچھا ہے۔ پھر میں دیکھتا ہوں۔ کہ حضرت مسجد مبارک میں جا رہے ہیں۔ یعنی گھر سے گول کمرہ کے آگے سے ہو کر۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت آپ نے جو لکھا ہے۔ کہ مکان کے آگے چبوترہ بابرکت ہوتا ہے۔ اگر بابرکت کے ساتھ پُر رونق لفظ لگا دیا جاوے تو کیسا ہے۔ فرمایا یہ بھی لکھوا دو۔ اور میں نے کاتب سے کہا کہ بابرکت کے آگے پر رونق لکھدو۔ پس اس نے لکھ دیا۔ اور میری آنکھ کھل گئی۔ میں اٹھ کے بیٹھ گیا۔ اور سوچنے لگا کہ میں نے یہ کیا دیکھا۔ اذان کا وقت ہو گیا تھا۔ صبح کی اذان حافظ معین الدین صاحب مرحوم نے دی۔ میں نے قضائے حاجت سے فارغ ہو کر وضو کیا۔ اور مسجد مبارک میں گیا سنتیں ادا کیں۔ حضرت بھی تشریف لائے نماز ادا کی۔ شیخ حامد علی وغیرہ کئی شخص موجود تھے۔ حافظ [illegible] نے حضرت کے حکم سے امامت کرائی۔ بعد نماز حضرت سے میں نے یہ خواب بیان کی۔ آپ نے فرمایا یہ الہام ہے۔ اور ہم نے بھی ہاتھ اٹھا کر اشارہ کر کے مشرق کی طرف روشنی دیکھی ہے۔ جب سورج نکل آیا۔ تو اوزار لے کر بدستور معہ اپنے آدمیوں کے اس زمین کو جہاں اب کنواں اور بڑا دروازہ ہے۔ اور تینوں درجے اس مکان کے جس میں پہلے مولانا نور الدین مرحوم خلیفہ اول مطب کرتے تھے۔ اور مولوی حکیم قطب دین صاحب حضرت خلیفہ اول کے بعد بھی مطب کرتے رہے ہیں۔ اور ایک اس کی برابر کا کمرہ جو طویلہ ہوا کرتا تھا۔ اور جہاں اب بک ڈپو اور کنوئیں سے شرقی طرف کا کمرہ ہے۔ قریباً دس بارہ مرلہ درست اور ہموار کرنا شروع کیا۔ اور اچھا خاصہ چبوترہ بن گیا۔ حضرت تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ زمین تو بہت اچھی نکل آئی۔ یہ تو تم نے خوب کام کیا۔ میں نے عرض کیا۔ حضرت گول کمرہ میں پریسوں کی وجہ سے مہمانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس واسطے میں یہاں مکان بنا کر پریس لگا لوں گا۔ حضرت نے فرمایا بہت اچھا۔ میں نے اس زمین پر ہل چلوا کر مولی اور گاجر کا بیج ڈلوا دیا۔ تا کہ فی الحال کچھ سبزی پیدا ہو جاوے۔ اور ڈھاب میں کچی اینٹیں بننی شروع کرا دیں۔ مجھے ایک روز ضروری کام امرتسر جانے کا اتفاق نکل آیا۔ وہاں دس روز لگ گئے۔ جب میں واپس آیا۔ تو میں نے دیکھا کہ حضرت یہاں ٹہل رہے ہیں۔ اور پیر اندتہ معمار اس جگہ مکان کی بنیاد کچی اینٹوں سے چن رہا ہے اتنی دور میں کہ جتنی میں بالاخانہ پر صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی کا مکان ہے۔ اور مہمان خانہ تک کچی اینٹ کا چبوترہ تیار ہو گیا ہے۔ حضرت نے مجھے فرمایا کہ تمہاری گاجر اور مولیاں تمام مٹی میں دب گئیں۔ اور چبوترہ تیار ہو گیا۔ اس کے بعد حضرت نے جلسہ کا اشتہار لکھا جس میں ۳۱۳ آدمیوں کا مجمع تھا۔ اور جس کو بڑا جلسہ بھی کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا حضرت میرا منشاء یہی تھا کہ یہاں مکان تیار ہو جاوے اور میں اپنا پریس اس میں لگاؤں پس چندہ مکان کا ہونے لگا۔ اور میں نے اپنی تجویز سے بنوانا شروع کیا۔ جس میں دو کوٹھڑیاں اور دو کمرے بنے۔ ایک کوٹھڑی غربی کاغذوں کے لئے اور شرقی کتب خانہ کے لئے ایک کمرہ میں حضرت مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ مطب کرنے لگے۔ اس کے علاوہ قرآن شریف اور احادیث اور تصوف کا بھی درس اور تعلیم و تربیت کا شغل رہتا تھا۔ آپ کے وقت میں عجیب نظارہ تھا جو دل کو تقویت اور سکینت پہنچتی تھی۔ اور ایمان تر و تازہ ہوتا اور ترقی پکڑتا تھا۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ جنوب کی طرف بڑا دروازہ اس مکان کا رکھنا چاہئیے۔ کہ جس میں سے ہمارا پینس سیدھا باہر آ جاوے۔ اور سیدھا بروقت ضرورت اندر آ جاوے۔ چنانچہ ایسا ہی دروازہ رکھا گیا۔ اور اس مکان کے چار پرنالے جانب شرق بنائے گئے تھے۔ اس چبوترہ پر پہلا بڑا جلسہ دسمبر کی آخری تاریخوں میں جس میں بڑا دن ہوتا ہے۔ بڑی دھوم اور رونق سے ہوا۔ پھر مہمان خانہ اور کنواں چندہ سے بنایا گیا۔ مرزا نظام الدین صاحب اور مرزا امام الدین صاحب کے کنوئیں سے سب لوگ پانی بھرتے اور پیتے تھے۔ اور حضرت کے گھر میں بھی انکے کنوئیں کا پانی جاتا تھا۔ ان دونوں صاحبوں نے دیکھا کہ انہوں نے مکان بنا لیا ہے۔ اور چبوترہ بھی تیار کر لیا ہے۔ جلسہ ہونے لگا ہے دور دور سے آدمی آنے لگے ہیں۔ تو انہوں نے حسد سے اپنے کنوئیں سے پانی بند کر دیا۔ تب حضرت نے اپنے مکان کے صحن میں کنواں کھدوایا۔ اور پیر سراج الحق صاحب نعمانی نے حسب الارشاد حضرت اس کنوئیں کی تاریخ لکھی تھی۔ جس کا مادہ تاریخ یہ ہے۔ عجب چشمہ فیض۔ پھر مہمانوں کے لئے باہر کا کنواں حضرت نے چندہ سے بنوایا۔ فہرست چندہ سراج منیر کے آخر میں چھپی ہوئی ہے۔ ان سب تعمیرات کے مہتمم حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم تھے۔ پھر مدرسہ احمدیہ بنا پھر حضرت خلیفہ اول رضؓ نے حضرت کی اجازت سے اپنا زنانہ مکان بنوایا۔ جس میں بعد میں مفتی فضل الرحمن صاحب رہتے رہے ہیں مگر آہستہ آہستہ یہ تعمیرات ہوتی رہیں۔ حضرت میر صاحب مرحوم مجھے ہمیشہ کہتے رہتے تھے کہ تمہاری خواب پوری ہو رہی ہے میں بھی خوش ہوتا تھا۔ اور خدا کا شکر بجا لاتا تھا۔ کہ مجھے بھی خدا نے یہ ترقی سلسلہ کے دن دکھائے۔ اور اب جو میری اسی سال کی عمر یا اس سے زیادہ ۱۹۴۵ء تک ہو گئی ہے۔ خدا نے بہت ہی ترقیاں دکھائیں گویا تمام پیشگوئیاں اور کشوف میرے سامنے پورے ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ اور اب تیسری خلافت کا زمانہ ہے۔ گویا وہی زمانہ مسیح موعود علیہ السلام کا آ گیا۔ جو مصلح موعود اور مولود موعود کے لئے الہام تھا۔ کہ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک اور یہ الہام کہ مکان کو وسیع کر اس کا نظارہ بھی دیکھا۔ خدا کے فضل سے یہاں ایسی آبادی ہوئی۔ کہ دیکھنے والوں کو تعجب آتا ہے۔ یہ سب خدائی تصرف ہے نہ انسان کا کام۔ اب سب ڈھاب بند ہو کر صدہا مکان بن گئے۔ اور ایک نالہ سا رہ گیا ہے۔ پہلے وہ اس قدر بھرتا اور موجیں مارتا تھا۔ کہ آدمی کیا حیوانوں کا چلنا بھی دشوار تھا۔

میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان میں رہتا تھا۔ میری بیوی سے حضرت ام المومنین کو بہت محبت تھی۔ آپ کی محبت اور شفقت کی وجہ سے وہ زیادہ قادیان میں رہتی تھی۔ اور گھر کا تمام انتظام انہیں کے سپرد تھا۔ حضرت فرمایا کرتے تھے۔ کہ جب شیخ صاحب تمہاری بیوی یہاں آ جاتی ہیں ہمیں کھانے پینے کا بہت آرام ہو جاتا ہے۔ اور میں نے بھی تاکید کر رکھی تھی۔ کہ حضرت اور حضرت ام المومنین کی خدمتگذاری میں کمی نہ کرنا۔ کہ یہ سعادت دارین ہے۔ اور وہ خود بھی اس خدمت کو سعادت جانتی تھی۔ خدا کی قدرت وہ بیمار ہو گئی۔ اور فوت ہو گئی۔ آپ کو بھی رنج پہنچا۔ میری تکلیف کو بوجہ بیوی کے نہ ہونے کے

حضرت نے فرمایا کہ تم اور شادی کر لو۔ اور مومن کو تجرد درست نہیں ہے۔ اور میری شادی کی تجویز حضرت نے قادیان میں کی۔ میں نے عرض کیا۔ کہ ہمارے خاندان میں ایک بیوہ ہے۔ وہاں شادی کروں۔ فرمایا یہ بہت اچھا ہے۔ وہیں کر لو۔ پس میں نے میرٹھ میں اپنی برادری میں شادی کر لی۔

ایک دفعہ حضرت ام المومنین نے میری پہلی بیوی سے فرمایا۔ کہ ایک آمین امرتسر سے مطبوعہ منگا دو۔ میاں محمود (ایدہ اللہ الودود) نے قرآن مجید ختم کیا ہے۔ انکی آمین کرانی ہے۔ میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ ام المومنین کا یہ ارشاد ہے۔ میں امرتسر گیا۔ ایک آمین خرید لی۔ میں نے پڑھا تو اس میں لکھا تھا کہ عیسیٰ بچرخ چہارم پورا شعر یاد نہیں رہا۔ مگر آخر میں ہر شعر کے سبحان من یرانی آتا تھا۔ میں نے سوچا کہ حضرت تو قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ

ابن مریم مرگیا حق کی قسم
داخل جنت ہؤا وہ محترم

اور آپ کا مسیح موعود و مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔ یہ آمین وہاں کون پڑھیگا۔ میں نے حضرت جناب میر ناصر نواب صاحب مرحوم سے کہا کہ آپ اس مصرعہ کو بدل دیجئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کام حضرت صاحب کا ہے۔ حضرت صاحب کو دو وہ درست کریں گے۔ میں نے یہ آمین حضرت کے آگے پیش کی۔ اور عرض کیا کہ اس میں عیسیٰ بچرخ چہارم لکھا ہؤا ہے۔ اور ہمارا یہ اعتقاد ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو کر زمین کشمیر میں دفن ہو گئے اور آپ مسیح موعود ہیں۔ اس کو درست فرما لیجئے۔ آپ نے وہ آمین میرے ہاتھ سے لے لی۔ اور صبح کو ایک اور آمین بنا کر مجھ کو دی۔ کہ اس کو جلد چھپوا دو۔ میں نے اسی کو اسی روز چھپوا دیا۔ اور حضرت کی خدمت میں پیش کر دی۔ یہ آمین کی تقریب بڑی دھوم دھام سے ہوئی۔ اندر زنانہ میں عورتیں پڑھتی تھیں اور جابجا لڑکیاں پڑھتی ہوئی سنائی دیتی تھیں اور باہر سب مرد اور لڑکے جابجا پڑھتے تھے؎

؎ حضرت نے تمام حاضرین قادیان کی زردہ پلاؤ نان وگوشت سے دعوت کی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

امریکہ میں تحریک بہائیت

بہائیوں کے راز کا افشاء

(۲)

(از قلم مکرم چودھری خلیل احمد صاحب ناصر شکاگو امریکہ)

بہاء اللہ کا مقام بہائیوں کے نزدیک

خاکسار نے دریافت کیا۔ کہ آپ بہاء اللہ کا کیا درجہ تسلیم کرتے ہیں۔ جواب ملا کہ ہم انہیں خدا کا نبی سمجھتے ہیں۔ میں نے کہا کہ کیا آپ ان کو دوسرے نبیوں کے برابر سمجھتے ہیں یا افضل؟ جواب ملا کہ ہیں تو برابر مگر اپنے پیغام اور تعلیم کی عظمت کے لحاظ سے افضل ہیں۔ جس طرح کہ پرائمری سکول اور ایم۔اے کلاسز دونوں کے معلمین معلم ہونے کے لحاظ سے برابر ہیں۔ البتہ ایم۔اے کے معلم کو اعلیٰ تعلیم دینے کے باعث فوقیت ضرور حاصل ہے۔ میں نے سوال کیا کہ کیا یہ صحیح ہے۔ کہ بہاء اللہ نے اپنی بعض کتب میں خدائی کا دعویٰ کیا ہے۔ جواب ملا کہ ہاں مگر اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ خدا کے نبیوں پر مختلف دور آتے ہیں۔ کبھی وہ اپنے آپ کو انسان کی طرح پیش کرتے ہیں۔ اور کبھی خدا کی طرح۔ اس کو عام ذہن سمجھ نہیں سکتے۔ کیونکہ یہ ایک دقیق روحانی راز ہے۔ میں نے انہیں بتایا کہ یہ آپ کی دلچسپی کا باعث ہوگا۔ کہ ہم مسلمانوں کے مسلمہ انبیاء میں سے کسی نے الوہیت کا دعویٰ نہیں کیا۔

بہائیوں کی تعداد امریکہ میں

خاکسار نے پوچھا کہ بہائی تحریک کو امریکہ میں شروع ہوئے کتنا عرصہ گزرا ہے۔ جواب ملا کہ قریباً پچاس سال۔ خاکسار نے پوچھا کہ آپ کے اندازے میں امریکہ میں بہائیوں کی تعداد کیا ہے۔ جواب ملا۔ کہ امریکہ میں اس وقت کوئی پانچ چھ ہزار بہائی ہونگے۔ میں نے کہا کہ کیا یہ معبد صرف امریکن بہائیوں کے چندے سے تعمیر ہؤا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ ساری دنیا کے بہائیوں نے اسکی تعمیر کے فنڈ میں حصہ لیا ہے۔

معبد کی غیر مکمل صورت

اس مرحلہ پر یہ امر بالخصوص قابل ذکر ہے۔ کہ اس "معبد" کا اگرچہ بیرونی ڈھانچہ بن چکا ہے۔ لیکن اندر سے صرف پہلی منزل مکمل ہے۔ اور یہ منزل لیکچر ہال کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ دوسری منزل جو اصل عبادت گاہ کے طور پر بنانے کی تجویز ہے۔ اب تک اندر سے ناتعمیر شدہ حالت میں پڑی ہے۔ یہ "معبد" ۱۹۲۱ء میں بننا شروع ہؤا تھا۔ لیکن اب تک عبادت گاہ کا کمرہ مکمل نہیں ہو سکا۔ بہرکیف پھر بھی یہ "معبد" کہلاتا ہے۔ خدا کی شان ہے کہ ادھر بہائیت کا سب سے پہلا معبد واقع عشق آباد صرف زیارت گاہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اور ادھر دوسرے معبد میں عبادت کا کمرہ اب تک نہیں بن سکا۔ اور ان دو کے علاوہ اور کوئی معبد ابھی تعمیر نہیں ہؤا۔ شاید اس میں یہ حکمت ہے۔ کہ جس طرح ان کے دار الاجتماع عبادت گاہوں سے خالی ہیں۔ اسی طرح ان کے دل کی منزل میں بھی عبادت کا خانہ خالی ہے۔

اس معبد کے طرز تعمیر میں دنیا کے نو بڑے بڑے مذاہب کے تعمیری آرٹ کو جمع کر کے ان کو اوپر گنبد کی صورت میں ملا دیا گیا ہے۔ جس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے۔ کہ بہائیت تمام مذاہب کو ایک جگہ جمع کر دیتی ہے۔ چنانچہ بہائی گائیڈ جس نے ہمیں عمارت کی سیر کرائی۔ اسکی تفصیل بتائی۔ اور کہا کہ دنیا میں نو بڑے بڑے نبیوں نے نو بڑے بڑے مذاہب کو قائم کیا ہے۔ گائیڈ نے ان مذاہب کو گنتے ہوئے ہندوازم کا نام بھی لیا۔ خاکسار نے کہا کہ ہندو مذہب تو مختلف خیالات کا مجموعہ ہے۔ آپ اسے کونسے ایک نبی کے ساتھ منسوب کرتے ہیں۔ گائیڈ اس امر کا کوئی جواب نہ دے سکا۔

بہائیت کی زہر کا ازالہ

ظاہر ہے کہ امریکہ کے اس طبقہ کو جو مذہب میں قربانی اور سنجیدگی نہیں بلکہ سہولت طلبی اور آرام پسندی چاہتا ہے۔ اس قسم کے لچکدار خیالات بہت بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ اس لئے بعض اصحاب اس جال میں پھنس جاتے ہیں۔ امریکہ میں کچھ شامی عرب مسلمان بھی بستے ہیں۔ بہائیوں نے یہ سمجھ کر کہ یہ لوگ اب اسلامی تعلیم سے دور ہو چکے ہیں۔ ان میں بھی اپنا دام تزویر کچھ عرصہ سے بچھایا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے تریاق نے اس زہر کا مؤثر ازالہ کیا ہے۔ چنانچہ بعض ایسے مقامات پر امریکہ مشن کے انچارج احمدی مبلغ محترم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب نے بہائیت کی تردید میں تقاریر کیں۔ جن کا بفضلہ تعالیٰ بہت عمدہ اثر ہؤا۔

واپسی پر برادرم نور الاسلام صاحب کی موٹر کار میں پھر وہی بہائی مبلغ میاں بیوی اور ان کے علاوہ بہائی گائیڈ جس نے ہمیں معبد کی سیر کرائی تھی ساتھ تھے۔ خاکسار نے انہیں کہا کہ آپ لوگوں نے تو اب تک اپنی کتاب شریعت اقدس شائع نہیں کی لیکن ہماری جماعت کے مبلغ بلاد عربیہ مولانا ابو العطاء صاحب نے اس کو شائع کیا ہے۔ اور وہ میرے پاس یہاں شکاگو میں موجود ہے۔ اور اگر آپ کبھی ہماری مسجد میں آئیں۔ تو میں آپ کو اس کے کچھ اقتباسات سناؤں گا۔ جس سے آپ اندازہ کر لیں گے کہ آج کی بہائی میٹنگ کی لیکچرار خاتون کے یہ کہنے کے کیا معنے تھے۔ کہ "ابھی دنیا اس تعلیم کے لئے تیار نہیں"۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ قابل عمل ہے ہی نہیں۔ ان لوگوں کو اس امر پر بیحد حیرت ہوئی۔ کہ خاکسار نے اقدس کو پڑھا ہے۔ ان کے خیال میں یہ ایک عجیب اور نادر امر ہے۔

بہائی مساوات کی حقیقت

خاکسار نے ان سے رخصت ہوتے ہوئے آخری سوال یہ کیا کہ آپ ہمیں کوئی ایسے ٹھوس امور بتائیں جو پہلے اسلام میں موجود نہیں تھے۔ اور بہاء اللہ نے آ کر دنیا کو وہ زائد سکھائے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ جو امر آپ بتائیں وہ بہاء اللہ کی کتب سے ہو۔ نہ کہ دوسرے بہائیوں کے خیالات! سوچ کر کہنے لگے کہ

بہائیت مساوات کی تعلیم دیتی ہے۔ میں نے کہا کہ یہ تو خالصۃً اسلامی نکتہ نظر ہے۔ اور اسلامی کی خصوصی تعلیم! انہوں نے کہا کہ بہاء اللہ نے عورت اور مرد کو برابر درجہ دیا ہے۔ میں نے کہا کہ قطع نظر اس کے کہ بہاء اللہ نے اس کے متعلق کیا لکھا ہے۔ یہ بھی اسلامی اہم مسائل میں سے ہے اور اسلام نے ہی عورت کو سب سے پہلے عزت کا بلند مقام دیا ہے۔ اس پر کھسیانے ہو کر کہنے لگے کہ

Yes Islam Taught it,
But Bahaulla meansit

بے شک اسلام نے یہ تعلیم دی ہے مگر اس پر زور بہاء اللہ نے ہی دیا ہے۔ میں نے کہا کہ خیر اب نہ سہی آپ پھر کبھی سوچ کر اس کا جواب دیں۔ میں شوق سے آپ کے جواب کا انتظار کروں گا۔ اس دوران میں خاکسار نے انہیں احمدیت کی تعلیم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا پیغام پہنچایا۔ جس پر انہوں نے مسجد میں آکر احمدیت سے متعلق زیادہ تفصیلی گفتگو کرنے کا وعدہ کیا۔ اور اس پر ہم رخصت ہوئے۔

خاکسار کو اس گفتگو پر کسی ایزادی کی ضرورت نہیں۔ قارئین کرام شکاگو کے بہائی معبد کی ظاہری ٹیپ ٹاپ کے سوا اس کی اصل حقیقت کا صحیح اندازہ کر سکتے ہیں۔ اور امریکہ میں بہائیت کی پوزیشن کو بھی سمجھ سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مذہب کی اہمیت کو سمجھنے والا مختصر سی واقفیت کے بعد اسی نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ امریکہ میں بہائیت کا مذہب "مذہب" کے لئے نہیں۔ بلکہ فیشن کے لئے اختیار کیا جاتا ہے۔

ماخوذ از رسالہ فرقان بابت ماہ اگست ۱۹۴۶ء

انڈونیشیا میں اسلام کیوں کر پھیلا

از مکرم مسعود احمد صاحب بی۔اے واقف زندگی

جب تک مسلمانوں میں یہ احساس باقی رہا کہ وہ "ایک زندہ مذہب" کے ماننے والے ہیں۔ اور ایک ایسی امت کے افراد ہیں جو خیر امم قرار دی گئی ہے اور آیت کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر کا ارشاد خداوندی ان کے لئے ہے وہ فریضہ تبلیغ کو کما حقہٗ ادا کر کے اس لقب کا اپنے آپ کو حقدار ثابت کرتے رہے۔ انہوں نے گھروں میں بیٹھ رہنا پسند نہ کیا۔ اور فانتشروا فی الارض کے ربانی حکم کے ماتحت سیاحت بغرض اشاعت کو اختیار کئے رکھا۔ اور اس طرح محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین تمام دنیا میں پھیلتا چلا گیا۔ جزائر شرق الہند میں اسلام پھیلنے کی تاریخ اسی عہد رفتہ کی یاد کو تازہ کرتی ہے۔

ان جزائر میں اسلام خالص تبلیغی جماعتوں کی کوششوں کے نتیجہ میں پھیلا۔ مبلغین اسلام کی سرفروشانہ کوششوں کے نتیجہ میں رفتہ رفتہ عوام سے شروع ہو کر بادشاہوں تک پہنچا۔ اور اس طرح اسلامی حکومتیں قائم ہوئیں۔ حکومت مقامی لوگوں کے ہاتھ میں رہی مبلغین اسلام نے صرف انکو مسلمان بنایا۔ یہاں مبلغین اسلام نے اسقدر موثر طریق اختیار کئے کہ وہ متعصب یورپین مورخ بھی جو بے جا طور پر اسلام کی بہ جبر اشاعت کا الزام لگاتے ہیں۔ چار و ناچار صداقت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں۔ چنانچہ ٹی ڈبلیو آرنلڈ "اشاعت اسلام چین اور مجمع الجزائر میں" کے زیر عنوان بحوالہ

History of the Indian archipelago Vol. 2

مصنفہ کرافرڈ لکھتے ہیں:-

"جس طرح سولھویں صدی عیسوی میں سپین کے باشندے فاتح بن کر یہاں آئے مسلمان نہیں آئے۔ لہذا انہوں نے اپنے مذہب کو رواج دینے کے واسطے تلوار نہ پکڑی۔ نہ وہاں کے اصلی باشندوں کو ذلیل وخوار اور تنگ کرنے کے واسطے اپنے تئیں خواہ مخواہ کسی بالا دست اور سربرآوردہ قوم کا آدمی بنایا۔ بلکہ صرف سوداگری کے لباس میں آئے۔ اور اپنی تہذیب اور عمدہ لیاقتوں سے بجائے اس کے کہ وہ شخصی عظمت اور دولت حاصل کرنے میں صرف کی جائیں اسلام کی خدمت کی۔"

سوچنے کا مقام ہے کہ اگر اسلام نعوذ باللہ من ذالک ایک خونخوار مذہب ہے کہ جسکو تہذیب اور امن سے کوئی تعلق نہیں تو کیونکر کروڑوں انسان مشرق بعید میں محض وعظ اور نصیحت کی بدولت اسلام کے خوبصورت چہرے پر پروانوں کی طرح گرے۔ ایک عیسائی مصنف کی قلم سے نکلا ہوا مندرجہ بالا اقتباس اسلام کی حقانیت پر دلیل ہے۔

تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ پہلے اسلام جزیرہ سماٹرا میں پھیلا۔ اور پھر اس کے بعد جاوا اور اس سے ملحقہ جزائر میں

Chamber Encyclopaedia

کے مصنفین کے خیال میں سماٹرا میں اسلام تیرھویں صدی عیسوی میں پہنچا۔ لیکن بعض ڈچ مورخین کی رائے ہے کہ سنہ ہجری کی ابتدائی صدیوں میں ہی اول اول عرب تاجر اسلام کو اپنے ساتھ ان جزائر میں لائے۔ لیکن اس زمانے کی تاریخ محفوظ نہیں جس کی وجہ سے ان تاجروں کے تبلیغی کارناموں کا تفصیلی حال معلوم نہیں کیا جا سکتا۔ بہر حال یہ خیال کہ عرب تاجروں کی معرفت اسلام یہاں پہلے ہی پہنچ گیا تھا درست معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ عرب اسلام سے پہلے بھی باقی دنیا سے تجارت میں بڑھے ہوئے تھے۔ اور مشرقی ممالک کی تجارت ان کے ہاتھ میں تھی۔ عرب ممالک کی تجارت چین سے براستہ سیلون ساتویں صدی عیسوی میں شروع ہوئی ہے۔ اور چین میں اسلام باقاعدہ اجتماعی صورت میں آٹھویں صدی میں پہنچا ہے

چنانچہ ساتویں اور آٹھویں صدی عیسوی سے ہی عرب تاجروں کی معرفت اسلام جزیرہ سماٹرا میں پہنچنا شروع ہو گیا تھا۔ اور ان جزائر کے سواحل پر انہوں نے اپنی تجارت گاہیں قائم کر لی تھیں انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں بھی اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ اگرچہ اسلام مکمل طور پر یہاں تیرھویں صدی عیسوی سے لیکر پندرھویں صدی تک پھیلا۔ لیکن اس کے مبلغین اس سے بہت عرصہ پہلے سے رفتہ رفتہ آنے شروع ہو گئے تھے۔ اصل بات یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں تبلیغ اسلام کا بے پناہ جوش بھر دیا تھا۔ ان کی زندگیوں کا مقصد وحید اعلاء کلمۃ اللہ تھا۔ اور انہوں نے اپنا سب کچھ اس فریضے کی ادائیگی کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ چنانچہ چین میں جو بزرگ سب سے پہلے اسلام کا پیغام لے کر پہنچے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت وہاب ابو کبشہ رضؓ تھے جو غالباً سمندر کے راستے سیلون ہوتے ہوئے کینٹن پہنچے اور وہ ان جزائر کے پاس سے گذرتے ہونگے۔ قرین قیاس ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضؓ کی اولادوں میں سے کوئی جماعت تبلیغ اسلام کے جوش میں ان جزائر کی طرف روانہ ہوئی ہو۔ اور اس طرح ابتدائے اسلام سے ہی وہاں محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین پہنچ گیا ہو۔ چنانچہ آرنلڈ صاحب اپنی کتاب "اشاعت اسلام" میں ڈچ زبان کی بٹاویہ میں ۱۸۸۰ء کی طبع شدہ تاریخ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ ملک چین کی پرانی تواریخ میں ایک عرب حاکم کا تذکرہ ہے۔ جس کی نسبت یہ قیاس کیا گیا ہے کہ وہ ۶۷۴ء کے قریب زمانے میں عربوں کی بستی کا جو مغربی ساحل سماٹرا پر واقع تھی سردار تھا اس حوالے سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان سن ہجری کی ابتدائی صدیوں سے ہی ان جزائر میں پہنچنے شروع ہو گئے تھے۔

جب مسلمان عرب تاجر یہاں آگئے تو انہوں نے ہر ممکن طریق سے لوگوں کو دین فطرت کی طرف بلانے کی کوشش کی۔

انہوں نے یہاں کی زبان سیکھی۔ تہذیب و تمدن کا گہرا مطالعہ کیا اور اپنی تبلیغ میں وہاں کے مخصوص حالات کا بہت خیال رکھا۔ تجارت کے ذریعہ اپنی شخصی وجاہت کو بڑھا کر ملک کے بڑے بڑے لوگوں سے تعلقات قائم کئے۔ وہیں شادیاں کیں۔ اور ایک نئے کلچر کی بنیاد ڈالی اور اپنے فرائض کو کمال استقلال لیاقت اور انتظام کے ساتھ ادا کیا۔

عرب تاجروں کی آمد و رفت اور اس کے نتیجے میں تبلیغ و تربیت کا یہ سلسلہ ایک عرصہ دراز تک عوام و خواص کے درمیان بارھویں صدی کے اختتام تک ایک مخصوص رفتار کے ساتھ جاری رہا۔ اور رفتہ رفتہ اسلام یہاں کے باشندوں کے دلوں میں گھر کرتا چلا گیا۔ تبلیغ کی اس تحریک کو زبردست تقویت تیرھویں صدی عیسوی کے ابتدائی سالوں میں نصیب ہوئی۔ جس کے نتیجے میں بادشاہوں نے اسلام قبول کیا۔ اور اسلام ہر کس و ناکس کا مذہب بن گیا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ آٹھویں صدی میں پہلے محمد بن قاسم نے سندھ میں اور پھر دسویں صدی سے بارھویں صدی تک محمود غزنوی اور دیگر ترک شاہان اسلام نے شمالی ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومتیں قائم کر لیں جس کے نتیجے میں عرب اور ترک تاجر کثرت سے ہندوستان آنے شروع ہو گئے۔ اور نہ صرف شمالی ہندوستان میں انہوں نے اپنے ڈیرے لگائے۔ بلکہ ہندوستان کے ساحلی علاقوں پر بھی آکر آباد ہو گئے کیونکہ عرب ممالک کی تجارت پہلے ہی سے بذریعہ سیلون مشرقی ممالک سے ہو رہی تھی۔ اس لئے اس تجارت کو ہندوستان میں فروغ دینے کی غرض سے انہوں نے ان علاقوں میں سکونت اختیار کر لی۔ اور یہاں مسلم حکومت قائم ہو جانے کی وجہ سے کثرت سے عرب اور ترک مسلمان ہندوستان میں آئے اور یہاں سے مشرقی جزائر میں بھی جانے شروع ہو گئے۔ اور اس طرح نو وارد مسلمانوں کا ان جزائر میں پہنچنے کا سلسلہ از سر نو شروع ہو گیا۔ چنانچہ کیمبرج ہسٹری آف انڈیا میں انگلستان کا مشہور پروفیسر ڈاکٹر ڈوڈول لکھتا ہے کہ پندرھویں صدی کے آخر میں جب سپین اور پرتگال کے باشندے ہندوستان کے سواحل پر پہنچے۔ تو انہوں نے عدن سے لیکر براستہ مالابار سیلون تک اور سیلون سے ملاکا تک تمام بندرگاہوں پر عرب تاجروں کو قابض پایا۔ چنانچہ ان ممالک سے تجارت کرنے کے لئے انہوں نے مسلمان تاجروں کو وہاں سے بے دخل کرنے کی خاطر وہاں کے راجاؤں سے مطالبہ کیا۔ کہ وہ ان کو نکال دیں۔ اور جب (۳) میں کامیابی نہ ہوئی۔ تو بے دریغ مسلمان جہازوں کو لوٹنا شروع کر دیا۔ بہر حال عدن سے لیکر ملایا تک تمام ساحلوں پر مسلمان تاجروں نے تجارت گاہیں قائم کر لی تھیں۔ اور اس طرح تیرھویں صدی میں مسلمان بکثرت ان جزائر میں پہنچنے لگ گئے

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۴۹۰۔ منکہ شیخ مظفر الدین ولد شیخ امیر الدین صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمرہ ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۶-۷-۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۵۰/۰/۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ شیخ مظفر الدین چوک بازار دار جیلنگ بنگال: گواہ شد سید ... احمد انسپکٹر بیت المال گواہ شد۔ محمد عمر ... ممبر ... لاہور ...

۹۵۵۸۔ منکہ حکیم محمد ایوب ولد حکیم ناور حسین صاحب قوم قریشی پیشہ حکمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن گنگنہ ڈاک خانہ بلاچور ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۶-۳-۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت زمین ایک کنال ۱۳ مرلہ ہے۔ اور بصورت مکان پختہ ہے جس میں ایم تین بھائی اور تین بہنیں مطابق شریعت حصہ دار ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ دکان کی آمد پر ہے۔ جو اندازاً ۲۰ روپے ماہوار ہے۔ جس میں سے ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اگر میری وفات کے بعد اور کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد حکیم محمد ایوب موصی بقلم خود گواہ شد شریف احمد بہ اور موصی گواہ شد مولا بخش دوکاندار گنگنہ

۹۶۳۰۔ منکہ حلیم بی زوجہ محمد اعظم صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال ساکن چنچل گوڑہ خورد علاقہ عثمانیہ (ن) امرچنتہ ضلع محبوب نگر حیدر آباد دکن ہوں۔ میں پیدائشی احمدی ہوں بموجب رسالہ الوصیت کے بہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میرے قبضہ میں حسب ذیل زیورات طلائی و نقرئی ہیں۔ چندن ہار طلائی ۹ تولہ نو سو روپے سکہ عثمانیہ۔ کچھا طلائی ۳ تولہ تین سو روپے عثمانیہ۔ چھڑا طلائی ۲ تولہ دو سو روپے عثمانیہ کڑے طلائی ۳ تولہ تین سو روپے عثمانیہ میرا زر مہر مبلغ پانچسو روپے عثمانیہ ہے۔ یہ بھی میری ملک ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اس کے سوا اور کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں۔ میری وصیت یہ ہے کہ میرے مرنے کے بعد ان زیورات کا ۱/۱۰ صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب کے حوالہ کر دیا جائے جس کی وہ مالک ہے۔ اور یہی میری وصیت ہے۔ کہ اگر میرے مرنے کے بعد ماسوا ان زیورات کے کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس تمام جائیداد منقولہ و غیر منقولہ پر میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ پس میں یہ تحریر بطور وصیت نامہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب تحریر کرتی ہوں العبد نشان انگشت حلیم بی موصیہ گواہ شد محمد اعظم خاوند موصیہ گواہ شد محمود احمد۔

۱۲۱۹۔ منکہ پیر محی الدین ولد پیر اکبر علی صاحب پلیڈر B.A.L.L.B. قوم پیرزادہ قریشی۔ پیشہ طالب علم عمر ۱۸½ سال پیدائشی احمدی ساکن فیروز پور شہر۔ ڈاک خانہ خاص ضلع فیروزپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۴۶-۳-۷ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد صرف پانچ روپے ہیں۔ جو مجھے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ پیر محی الدین گواہ شد سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد: پیر معین الدین۔ گواہ شد اکبر علی پلیڈر

۹۶۲۴۔ منکہ اکبر حسین ولد محمد قاسم صاحب احمدی قوم شیخ عمر ۵۵ سال پیشہ تجارت ساکن جنت کنٹہ خورد عثمانیہ امرچنتہ ضلع محبوب نگر حیدر آباد دکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ الوصیت اور اس کے ضمیمہ وغیرہ کے بموجب حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے ہاں سر دست کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے بلکہ اعظم بیڑی کے کارخانہ واقع کرنول بلا شرکت رقم ورکنگ پارٹنر ہوں اور اخراجات کیلئے کارخانہ مذکور سے ماہانہ رقم لیا کرتا ہوں۔ پس اقرار کرتا ہوں کہ سرماہ اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرتا رہوں گا۔ ختم سال پر اگر وہ ماہانہ سے زیادہ منافع حاصل ہوا تو وہ بھی ادا کروں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ از قسم متروکہ پیدا یا ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت ۱/۱۰ حاوی ہوگی میرے ورثاء پر لازم ہوگا۔ کہ وہ میری جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب کے حوالہ کر دیں جس کی کہ وہ از روئے اقرار نامہ وصیت نامہ ہذا مالک ہے۔ العبد۔ اکبر حسین احمدی دستخط موصی۔ گواہ شد حسن محمد۔ گواہ شد۔ گواہ شد۔ محمود احمد

نمبر ۹۶۲۵: منکہ اشرف بی بی زوجہ مولوی محمد الیاس صاحب قوم افغان پیشہ خانہ نشین عمر ۶۰ سال تخمیناً تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن چارسدہ ڈاکخانہ چارسدہ ضلع پشاور صوبہ سرحد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹ ماہ اگست ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائیداد فی الحال کوئی نہیں۔ میرے پاس نقد رقم اسوقت مبلغ ۱۳۱/ روپیہ (ایک سو اکتیس روپیہ) ہے۔ جس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میری موت کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔
العبد: نشان انگوٹھا اشرف بی بی گواہ شد خاوند موصیہ محمد الیاس بقلم خود گواہ شد عبد السلام

جناب پیر صلاح الدین صاحب بی اے مجسٹریٹ درجہ اول امرتسر

تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپ کا سرمہ جواہر والا اور ٹھنڈا سرمہ آنکھوں کے لئے بے حد مفید ثابت ہوئے ہیں۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ پڑھتے وقت آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا آجانا اور آنکھوں میں تھکاوٹ محسوس کرنا وغیرہ شکایات کے لئے اکسیر چیز ہے۔
خاکسار صلاح الدین

سرمہ جواہر والا (رجسٹرڈ) پانچ روپے شیشی ٹھنڈا سرمہ دو روپے شیشی۔ یہ دونوں سرمے اکٹھے استعمال کئے جاتے ہیں۔

ملنے کا پتہ } طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

بیروزگار نوجوانو!

مفت ہمارے پاس تشریف لاکر علمی طور پر یا اپنے گھر بیٹھے ہی ہر قسم کے دیسی و انگریزی صابون گھٹیا و بڑھیا بطریق گرم و سرد و ٹائلٹ و پرفیومری خوشبودار تیل عطریات کریم، ونیس پاؤڈر وغیرہ بنانا سیکھیں۔ تو آج ہی مفت طلب کریں۔ نیز صنعتی رسالہ دولت کی بارش متعلقہ کے بہترین و قیمتی نمبر مثلاً پرفیومری نمبر۔ فینائل سازی نمبر۔ سیاہی سازی نمبر۔ شربت سازی نمبر۔ عرقیات۔ آچار مربہ سازی نمبر وغیرہ مفت حاصل کرنے کیلئے لٹریچر مفت منگوائیں۔

مینیجر جہلم سوپ فیکٹری رجسٹرڈ جھنگ ۱۰
ضلع لائلپور (پنجاب)

Zahiruddin

اکسیر شباب

یہ دوا نہایت مفید اجزا سے تیار کی گئی ہے۔ اس میں کشتہ سونا مشک اور بہت سی قیمتی ادویہ پڑتی ہیں۔ اس کی تعریف کرنا لاحاصل ہے۔ اس کے استعمال سے ہی اسکی خوبیاں معلوم کیجا سکتی ہیں نہایت مقوی ادویہ سے اس کو ترتیب دیا گیا ہے۔ اور تمام اعضائے رئیسہ کی طاقت کا اس میں خیال رکھا گیا ہے۔ قیمت فی شیشی ۷/ روپے سات روپے علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

ہمدرد نسواں | اٹھرا کی گولیاں دواخانہ خدمت خلق قادیان سے طلب فرمائیں۔

جس میں مشک درجہ اول ایرانی زعفران وغیرہ بیش قیمت اجزا شامل ہیں۔ قیمت مکمل کورس ۲/ اور فی تولہ ۴/

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ مینیجر

اسلامی اصول کی فلاسفی مختلف زبانوں میں

انگریزی زبان کی مجلد ۱-۲-
گجراتی " " ۱-۱۲-۰
اردو بے جلد -۸-۰
مرہٹی " " -۰-۱
ملیالم زبان کی -۸-۰
کنٹری " -۸-۰
تیلنگی " -۸-۰

احمدیت کے متعلق اعتراضات اور اس کے جوابات اردو میں آٹھ آنے معہ محصولڈاک

عبد اللہ الہ دین
سکندر آباد دکن

مرہم عیسیٰ: حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں "مرہم عیسیٰ ... ان چوٹوں کیلئے نہایت مفید ہے جو کسی ضرب یا سقطہ سے لگ جاتی ہے۔ اور چوٹوں سے جو خون رواں ہوتا ہے وہ فی الفور اس سے خشک ہو جاتا ہے۔ زخم کیڑا پڑنے سے محفوظ رہتا ہے۔ اور یہ دوا طاعون کیلئے بھی مفید ہے اور ہر قسم کے پھوڑے پھنسی کو اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ اسمیں بعض دوائیں اکسیر کی طرح ہیں۔ (مسیح ہندوستان میں) قیمت فی ڈبیہ خورد ۴/ متوسط ۸/ علاوہ محصولڈاک
نیجر مرہم عیسیٰ فارمیسی محلہ دارالعلوم قادیان پنجاب سے طلب کریں

اعلان نکاح: عزیز مرزا حمید احمد بیگ ولد مرزا مسیح اللہ بیگ ساکن سیالکوٹ کا نکاح عزیزہ سروری بیگم بنت مرزا رشید بیگ ساکن سمانہ حال بھٹنڈہ کے ساتھ بالعوض مبلغ ۷۰۰/ سات صد روپیہ حق مہر کے حضرت مکرم مفتی محمد صادق صاحب نے ۵/۹ کو مہمان خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پڑھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس تقریب سعید کو جانبین کے دین و دنیا کیلئے موجب حسنات بنائے۔ آمین ثم آمین۔ خاکسار مرزا احمد بیگ قائمقام ناظر ضیافت

باجازت امور عامہ

جائداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں

قریشی محمد مطیع اللہ قریشی منزل دارالعلوم قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کراچی ۱۲ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ چونکہ سندھ اسمبلی میں ایسی صورت پیدا ہو گئی ہے جس کی نظیر پارلیمنٹری تاریخ میں نہیں ملتی۔ سپیکر اور ڈپٹی سپیکر نے استعفے دیدیا ہے۔ اور ہاؤس کا کوئی ممبر بطور سپیکر کام کرنے کو تیار نہیں۔ اس لئے گورنر نے موجودہ اسمبلی کو توڑ دیا ہے اور مناسب وقت پر نئے انتخابات کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔

سری نگر ۱۲ ستمبر۔ پولٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے ایک افسر نے بتایا ہے کہ ریاست کشمیر کی سرحد کے پار روسیوں نے ہوائی اڈے بنا لئے ہیں۔ اور فوجی سرگرمیاں شروع کر دی ہیں۔ برطانوی ہوائی فوجیں بھی اس سلسلے میں گلگت بھیج دی گئی ہیں۔

کلکتہ ۱۳ ستمبر۔ ایک سٹیمر کمپنی نے اپنے عملہ کے تمام مسلمان ملازمین کو اس بناء پر برطرف کر دیا ہے کہ انہوں نے ۲ ستمبر کو نئی عبوری حکومت کے خلاف ناراضگی ظاہر کرنے کے لئے سیاہ جھنڈوں کا مظاہرہ کیا تھا۔

نئی دہلی ۱۳ ستمبر۔ نئی عبوری حکومت انڈین سول سروس اور پولٹیکل سروس اور انڈین پولیس سروس کے مستقبل پر غور کر رہی ہے۔ یہ سروسز براہ راست وزیر ہند کے ماتحت ہیں۔ اور اس میں ایک ہزار کے قریب افسر ہیں۔ نئی حکومت ان سروسز کو اڑا کر ایک سینٹرل سروس قائم کرنا چاہتی ہے۔ جس کا براہ راست وزیر ہند سے کوئی تعلق نہیں ہو گا۔

بمبئی ۱۳ ستمبر۔ آج ایک شخص کو چھرا گھونپنے کی واردات ہوئی۔ اس کے سوا گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں کسی واقعہ کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ حالت کافی سدھر گئی ہے۔

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ مجوزہ ویول جناح ملاقات کی خبر پر لنڈن کے سرکاری وغیر سرکاری حلقے اطمینان کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور اسے تاریکی میں روشنی کی شعاع سے تعبیر کر رہے ہیں۔

لاہور ۱۲ ستمبر۔ سونا ۸۴/۹۹۔ چاندی ۱۶۷/۰/۰۔ پونڈ ۶۸/۸/۰ امرتسر سونا ۱۴۳/۰/۰

سڈنی ۱۲ ستمبر۔ نیو ساؤتھ ویلز کے شمال مغربی علاقہ میں نہایت تند اور سرد ہوائیں چلنے کے باعث بھیڑ بکریوں اور دیگر مویشی ہزاروں کی تعداد میں مر گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس صدی میں اس سے بدتر طوفان کبھی نہیں آیا تھا۔

لائل پور ۱۲ ستمبر۔ گندم درجہ اول ۹/۱۰/۰ گندم فارم ۹/۱۴/۰ نخود ۷/۱۰/۰ گڑ ۲۱/۰/۰ تا ۲۲/۰/۰ شکر ۲۳/۰/۰ تا ۲۵/۰/۰ آٹا اول ۱۰/۶/۰۔ دیسی گھی ۱۹۲/۰/۰

علی گڑھ ۱۲ ستمبر۔ مشہور انقلابی راجہ مہندر پرتاپ نے ایک ہندو کالج میں تقریر کرتے ہوئے ہندو مسلم اتحاد پر زور دیا اور دونوں قوموں کو آپس میں شادیاں کرنے کی تلقین کی۔ اس پر ہندو طلباء آپے سے باہر ہو گئے اور راجہ مہندر پرتاپ کو زدوکوب کرنے کی کوشش کی۔ رضاکاروں نے بمشکل آپ کو بچایا۔

نیو یارک ۱۲ ستمبر۔ یوکرائن کے وزیر خارجہ نے سیکورٹی کونسل میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ یونان اور انڈونیشیا میں صریحاً ظلم کیا جا رہا ہے جنوبی افریقہ میں ہندوستانی نسلی تعصب کا شکار بنی ہوئی ہے۔ اتحادی اقوام کو ان مسائل کی طرف فوری توجہ دینی چاہیئے۔

نئی دہلی ۱۳ ستمبر۔ مہاراجہ نیپال نے پنڈت نہرو کو نئی عبوری حکومت کی تشکیل پر مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے اس کے جواب میں پنڈت نہرو نے شکریہ ادا کرتے ہوئے اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ مستقبل میں ہندوستان اور نیپال میں تعلقات پہلے سے بہت زیادہ استوار ہو جائیں گے۔

نئی دہلی ۱۳ ستمبر۔ پنڈت نہرو نے جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کو ایک پیغام دیتے ہوئے کہا عدم تشدد کے اصول پر سختی سے کاربند رہ کر سول نافرمانی کی تحریک جاری رکھنا چاہیئے۔ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کا معاملہ اب صرف ہندوستان کا نہیں بلکہ پورے ایشیا کا معاملہ بن گیا ہے۔

بمبئی ۱۳ ستمبر۔ صوبہ کی اصلاحی سکیم کے مطابق کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ ہر دیہاتی کو بوقت ضرورت ڈاکٹری مدد حاصل ہو سکے۔ اس سلسلہ میں ہر ضلع میں ایک ہیلتھ آفیسر مقرر کیا جائے گا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ پندرہ برس میں اس سکیم کی تکمیل ہو گی۔

لاہور ۱۳ ستمبر۔ پنجاب سے تین ہزار ٹن چاول بذریعہ ٹرین کراچی بھیجا جا رہا ہے۔

محمود احمد صاحب حیدرآبادی کا مکتوب

میرے کان کے نیچے چہرے پر برص تھا۔ میں نے دواخانہ نورالدین قادیان سے روغن برص لے کر استعمال کیا۔ جس سے چند دن میں برص کا داغ ہٹ گیا۔ اور صحت مند جلد نکل آئی۔ محمود احمد حیدرآبادی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

روغن برص بڑی شیشی چار روپے
چھوٹی شیشی دو روپے

دواخانہ نورالدین قادیان

ہے۔ جہاں سے اسے بحری راستہ سے ٹرانکوبار کی ریاست میں بھیجا جائیگا۔

مدراس ۱۳ ستمبر۔ مدراس کے مسلم لیگی لیڈر عبدالحامد خان نے ایک بیان میں کہا۔ اگر وائسرائے ہند صدق دلی سے ملک میں امن و امان کے خواہاں ہیں۔ تو انہیں پنڈت نہرو اور مسٹر جناح کے درمیان ایک کانفرنس کا انتظام کرنا چاہیئے۔ آپ نے کہا۔ اگر عبوری حکومت میں پانچ پانچ نمائندے کانگرس اور لیگ کے لئے جائیں اور دیگر اقلیتوں کے نمائندے وائسرائے خود نامزد کر دیں تو موجودہ تعطل کو دور کیا جا سکتا ہے۔

لنڈن ۱۳ ستمبر۔ جناح ویول ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے اخبار ٹائمز لکھتا ہے جو لوگ ہندوستان کے فرقہ وارانہ مسئلہ کو حل چاہتے ہیں۔ ان کے قلوب میں پھر امید کی ایک شعاع پیدا ہو گئی ہے۔ مسٹر جناح کو ضرور اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرنا چاہیئے۔ کیونکہ عبوری حکومت میں مسلم لیگ کی شمولیت سے نقصان کچھ نہیں ہے۔ البتہ فائدہ کے امکانات روشن ہیں کیونکہ حکومت میں مسلم لیگ کی حیثیت خاصی مضبوط ہو گی۔ اور وہ اصولی معاملات کے متعلق اپنی مرضی منوا لینے پر قادر ہو گی۔ اور اس طرح وہ عزت کے ساتھ اپنے سیاسی حقوق کی نگہداشت کر سکیگی۔

نئی دہلی ۱۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہند سرحد کے آزاد قبائل کے متعلق اپنی پالیسی پر نظر ثانی کر رہی ہے۔ توقع ہے کہ قبائل کے نمائندوں سے گفت و شنید کے ذریعے سے اہم امور کو طے کر لیا جائیگا۔

بمبئی ۱۳ ستمبر۔ سر خضر حیات خان وزیر اعظم پنجاب آج صبح بمبئی پہنچ گئے آپ آج ہی لاہور روانہ ہو جائیں گے۔

نئی دہلی ۱۳ ستمبر۔ مسٹر لیاقت علیخان جنرل سیکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ نے ایک بیان میں مطالبہ کیا ہے۔ کہ فسادات کلکتہ کے سلسلہ میں مسلمانوں پر پولیس کی طرف سے زیادتی کے جو سنگین الزامات لگائے گئے ہیں ان کی تحقیقات کیلئے ایک آزاد اور غیر جانبدار کمیشن مقرر کیا جائے۔ اس سلسلہ میں آپ نے حکومت بنگال کی مثال پیش کی ہے۔ جس نے اس قسم کا